رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ

والیان ریاست و امراء ... معاونین ... عوام ...

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شایع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ✽ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۱۴	۲۸ جنوری ۱۹۲۵ء	جلد ۲۷

الحکم کے متعلق

اخبارات سلسلہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ہمیشہ توجہ دلائی ہے اور ہر سالانہ جلسہ پر آپ نے احباب کو ترقی اشاعت کے لئے تحریک کی مگر نہایت افسوس سے کہنا چاہیے کہ اخبارات کی مالی حالت کو مضبوط بنانے کے لے فکر نہیں کی جاتی

اخبارات کی قوت جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر سلسلہ کی اشاعت و تبلیغ کے کام میں مدد ملے گی۔ اخبار ایک طاقت سمجھا گیا ہے اور فی الحقیقت ہے مذہبی اخبارات خصوصاً ہمارے اخبارات کو دوسرے لوگ نہیں خرید سکتے اس لئے عناد و تعصب انہیں اجازت نہیں دیتا اس لئے اگر ہم بھی اپنے اخبارات کی مدد نہ کریں گے تو ان کا جاری رہنا مشکل ہے۔ آئے دن اخبارات میں یہی رونا رونا بھی جماعت کے وقار کے خلاف ہے۔

میں خود تو متعدد مرتبہ ظاہر کر چکا ہوں کہ الحکم کو صرف اس لئے جاری رکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کے عصر سعادت کی یادگار ہی اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ بند نہ کروں۔ مگر اس کا جاری رہنا جہاں تک اسباب سے تعلق رکھتا ہے احباب کی سعی اور اعانت پر ہے۔ کم از کم دو سو احباب یا انجمنیں اگر سالانہ سرپرستانہ قیمت ادا کریں تو اخبار بہت کچھ ترقی کر سکتا ہے۔ میں اپنے رب کو تمام امیدیں رکھتا ہوں۔

میں نے آغاز سال کے ساتھ بعض احباب کو خریداری کی تحریک کی ہے اور ان میں سے اکثروں نے اخبار کی خریداری ہی نہیں کی بلکہ وہ اس کی سرپرستی کے لئے آمادہ ہیں ان میں سے

خان صاحب میاں عبد الرحمٰن خاں صاحب خلف الرشید حضرت نواب صاحب قبلہ اور مکرمی خان بہادر ڈپٹی آصف زمان خان صاحب۔ اور چودھری محمد شریف صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل خصوصیت سے شکریہ کے قابل ہیں کہ انہوں نے اخبار کی سرپرستی منظور فرمائی اور امید ہے کہ وہ اپنے اثر اور رسوخ سے کام لیکر اس کی توسیع اشاعت میں بھی مدد دیں گے جن احباب نے الحکم کے لئے آج تک کوئی خریدار نہیں دیا وہ کم از کم ایک ایک خریدار دیں اور جن کے ذمہ الحکم کا کچھ بھی بقایا باقی ہو وہ ادا کریں اور ۱۹۲۵ء کی پیشگی قیمت ادا کر دیں مجھے افسوس ہے کہ بعض احباب نے متعدد مرتبہ الحکم کا وی پی واپس کیا ہے کاش وہ انکار کر دیں کہ ہم لینا نہیں چاہتے۔ ان کی حالت یہ ہو رہی ہے کہ

نہ انکار میکنم نہ این کار میکنم

مجھے امید ہے کہ دوبارہ اس قسم کی یاد دہانی کی ضرورت نہ ہو گی۔

"عرفانی"

اطلاع

جن احباب کے نام الحکم کا وی پی بقایا یا پیشگی قیمت ۱۹۲۵ء کے لئے بھیجا جا رہا ہے وہ مہربانی کر کے وصول کریں اور خاکسار کو ممنون فرما دیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ وی پی ہمیشہ پرانا پرچہ کیا جاتا ہے۔

مینجر الحکم قادیان

(خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے قادیان سے شایع کیا)

طاعون اور اُس کا علاج

چونکہ طاعون یوماً فیوماً ترقی کر رہا ہے اس لیئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں طاعون کا جو علاج بیان کیا گیا ہے اُسے درج کر دیا جاوے تا جو سعید اور خدا سے ڈرنے والے ہیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔

اس سے تو اب کوئی ناواقف نہیں رہا کہ طاعون کے پھیلنے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی پیش گوئی کی تھی۔ کہ فرشتے اس کے پودے لگا رہے ہیں۔ اس وقت احمقوں نے ہنسی کی اور خدا تعالے کے مامور و مرسل کی باتوں کو تمسخر میں اڑایا مگر بعد میں واقعات نے بتا دیا کہ کس طرح خدائی باتیں سچی ہوئیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس کے دورے لمبے ہوتے ہیں اور دنیا نے دیکھا کہ اس کا دورہ کتنا لمبا ہو چکا ہے پھر آپ نے خدا تعالے سے وحی پا کر یہ بھی فرمایا تھا کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے افطر و اصوم یعنے کچھ عرصہ تک طاعون کا التوا ہوگا اور پھر شروع ہو جائے گا۔ یہ تمام امور پورے ہو رہے ہیں مگر ابھی تک وہ ہنسی اور تمسخر خدا کی باتوں کے ساتھ چلا جاتا ہے اور شوخی اور بے باکی پائی جاتی ہے کاش لوگ اب بھی سوچیں اور خدا سے ڈر جائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار سے باز آئیں اور ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کریں۔"

پھر ایک وقت آ گیا کہ طاعون سے ملک پاک صاف قرار دیا گیا اور گورنمنٹ نے کر دیا کہ اب طاعون کا خطرہ نہیں رہا۔ لیکن انہیں ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو دکھایا کہ طاعون کا پھر حملہ ہوگا چنانچہ آپ نے ایک خط میں اسے بیان کیا اور وہ قبل از وقت شائع ہو گیا۔ اور اس کے بعد طاعون کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ اس کی نظیر پہلے موجود نہ تھی اور پھر شدت کے ساتھ پھیلتا چلا گیا۔ یہانتک کہ اس موسم میں جبکہ سخت سردی پڑ رہی ہے مختلف مقامات پر اس کا حملہ خطرناک طور پر شروع ہوا ہے۔ اس لیئے ایسے وقت میں میں نے مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو علاج طاعون بطور حفظ ماتقدم کے مشتہر کیا تھا اسے شائع کر دیا جاوے تاکہ لوگ جہانتک رعایت اسباب کا تعلق ہے فائدہ اٹھا دیں ورنہ اصل علاج تو یہی ہے کہ خدا تعالے سے صلح کی جاوے اور اپنے اعمال میں ایک پاک تبدیلی کی جاوے۔

ہماری جماعت جو خدا تعالے کے مرسل و مسیح کو قبول کر چکی ہے اس کے لیئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اعمال صالحہ کے ذریعہ تزکیہ نفوس کریں اور صدقات و خیرات سے خدا تعالے کے عذاب سے پناہ مانگے۔

اس موقعہ پر اپنے بھائیوں سے ہر قسم کی ہمدردی کریں۔ اور باہم ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کر کے امن اخلاص کی فضا پیدا کریں۔ اب میں وہ علاج درج کر دیتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ (ایڈیٹر)

"لفظ رجز جو قرآن شریف میں طاعون کے معنوں پر آیا ہے وہ بالفتح اس بیماری پر بولا جاتا ہے جو اونٹ کی ران میں ہوتی ہے۔ اور اس بیماری کی جڑ بھی ایک کیڑا ہوتا ہے جو اونٹ کے گوشت اور خون میں پیدا ہوتا ہے سو اس لفظ کے اختیار کرنے سے یہ اشارہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ طاعون کی بیماری کا بھی اصل سبب کیڑا ہی ہے چنانچہ ایک مقام میں صحیح مسلم میں اس امر کی طرف کھلی کھلی تائید پائی جاتی ہے کیونکہ اس میں طاعون کا نام نغف رکھا ہے اور نغف لغت عرب میں کیڑے کو کہتے ہیں جو اس کیڑے کے مشابہ ہوتا ہے جو اونٹ کی ناک یا بکری کی ناک سے نکلتا ہے۔ ایسا ہی کلام عرب میں رجز کا لفظ پلیدی کے معنوں پر بھی آتا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ طاعون کی اصل جڑھ بھی پلیدی ہی ہے۔ اس لیئے بہ رعایت اسباب ظاہر ضرور ہے۔ اور وہ اس طرح پر کہ طاعون کے دنوں میں مکانوں اور کوچوں اور بدرروؤں اور کپڑوں اور بستروں اور بدنوں کو ہر ایک پلیدی سے محفوظ رکھا جائے۔ اور ان تمام چیزوں کو عفونت سے بچایا جائے۔ شریعت اسلام نے جو نہایت درجے پر ان صفائیوں کا تقید کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے قرآن شریف میں فرمایا ہے" والرجز فاہجر یعنے ہر ایک پلیدی سے جدا رہ" یہ احکام اسلیئے ہیں کہ تا انسان حفظان صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچائے۔

طاعون کا علاج

عمدہ جدوار کو سرکہ میں پیس کر بقدر سات رتی بڑوں کے لیئے اور بقدر دو رتی چھوٹوں کے واسطے گولیاں بنا دیں اور صبح اور شام اس دوا کے ساتھ کھائیں۔ کیمفر کو ۱۵ قطرہ۔ وائیم اپیکاک ۹ قطرہ۔ سپرٹ کلورافارم ۱۵ قطرہ۔ عرق کیوڑہ پانچ تولہ۔ عرق سلطان الاشجار یعنے سرس پانچ تولہ باہم ملا کر اور تین چار تولہ پانی ڈال کر کھانے کے بعد پی لیں اور یہ خوراک اول حالت میں ہے۔ ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ساٹھ بوند تک اور سپرٹ کلورا فارم پچاس بوند تک اور عرق کیوڑہ بیس تولہ تک اور عرق سرس پچیس تولہ تک ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے۔ بلکہ مناسب ہے کہ وزن بیان کردہ کے اندر اندر حسب تجربہ تحمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جاویں کہ تا پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں اثر کرے۔ مگر بچوں میں بلحاظ عمر کے کم مقدار میں دینا چاہیئے۔ حتی المقدور ہر روز غسل کریں۔ اور پوشاک بدلیں اور بدررؤیں گندی نہ ہونے دیں۔ مکان کے اوپر کی چھت میں رہیں اور مکان صاف رکھیں۔ اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ مکانوں میں تاریکی اور حبس ہوا نہو۔ اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہانتک ممکن ہو گھروں میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلائیں اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونہ بھی رکھیں۔ اور اس قدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کے موسم سے مشابہ ہے اور درونج عقربی کے ہار پرو کر دروازوں پر لٹکا دیں اور اصل علاج سب سے ضروری بات یہ ہے کہ خدا تعالے سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ دلوں کو صاف رکھیں اور نیک اعمال میں مصروف ہوں۔ استغفار بہت پڑھا کریں*

پانچ لاکھ فرزندان اسلام کا جبراً ارتداد

می سزد گر خوں ببارد دیدہ ہر اہل دیں
بر پریشاں حالئ اسلام و قحط المسلمین

سیام سے نہایت ہی رنجدہ خبر آئی ہے کہ وہاں کی حکومت نے جبراً مسلمانوں کو مرتد کرنا شروع کیا ہے۔ اور ان کو قرآن خوانی اور اذان تک کی اجازت نہیں۔ سکرٹری جمعیۃ العلما بنگال نے جو چٹھی اخبارات میں شائع کرنیکے لیئے بھیجی ہے میں اس کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ احمدی جماعت اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو بخوبی سمجھتی ہے اور مجھے ضرورت نہیں کہ اس پر کچھ لکھوں۔ انہیں اس مہم کے لیئے تیار رہنا چاہیئے اس لیئے کہ نہیں معلوم کس وقت سلسلہ کا عالی ہمت امام اپنے سپاہیوں کو اس مورچہ پر جانیکے لیئے حکم دیدے۔ آزاد خیال اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ یہ کام عمدگی سے کون کر سکتا ہے سب سے اول ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک تحقیقاتی کمیشن سیام بھیجا جائے جو جا کر وہاں کے صحیح حالات بہم پہنچائے۔ اور جب صحیح اور کل حالات سامنے آجاویں اس وقت متحد فی العمل ہو کر اس ارتداد کے مقابلہ کے لیئے کوشش کی جاوے۔

سیام کے صدر مقام بنکوک سے نامہ نگار خصوصی "سلطان" کی طرف سے سکرٹری جمعیۃ العلماء صوبہ بنگال کو حسب ذیل دلخراش اطلاع موصول ہوئی ہے

گذشتہ پندرہ سال کے عرصہ میں تقریباً پانچ لاکھ مسلمان سیاسی حکومت کے مذہب یعنی بدھ مت پر جبراً لائے گئے ہیں۔ جو مسلمان بدھ مذہب قبول نہیں کرتے وہ شہریوں کے حقوق سے محروم اور حکومت اور دوسری ملازمتوں سے خارج کر دیئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں ہے برخلاف اس کے مساجد میں پتھر پھینکے جاتے ہیں۔ مسلمان قرآن بلند آواز سے نہیں پڑھ سکتے اگر وہ ایسا کریں تو شکایت موصول ہونے پر حکومت کی طرف سے ان پر جبر و تشدد کیا جاتا ہے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ جبتک مسلمان رہو گے تمسے یہی سلوک کیا جائے گا۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں تقریباً پانچسو مسلمان طلباء کو سیامی کمشنر نے طلب کیا اور رمضان کے مہینہ میں سور کا گوشت کھانے پر مجبور کر دیا۔ پھر مسلمان روزہ داروں مولویوں اور حاجیوں کو اپنے گھر بلایا اور بھنگیوں کے غسل کا پانی جبراً پلا دیا۔ اسی سال مسلمانوں کو پٹانی پر عید کی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ملی۔ بلکہ روک لیا گیا۔ دوپہر تک کمشنر کے گھر پر مسلمان نماز کی اجازت طلب کرنیکے لیئے جمع رہے لیکن کمشنر نے ان سب کو اپنے گھر میں نماز پڑھنے پر مجبور کیا جو تصویروں مورتوں۔ سوروں اور شراب سے معمور تھا۔ مسلمانوں کو علیحدہ مدارس میں عربی پڑھنے کی اجازت نہیں بلکہ بھنگیوں (بدھ مذہب کے راہب) کے مندروں میں پڑھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور وہ قید کر لیئے جاتے ہیں۔ مسلمان سیامی کپڑے پہننے اور سیامی زبان میں بات چیت کرنے پر مجبور کیئے جاتے ہیں ہندوستانیوں کو بہت تنگ کیا جاتا ہے اور انہیں تیوریت (جھوٹے شیطان) کے نام سے پکارا جاتا ہے گذشتہ چار سال کے عرصہ میں ۱۶۵ ہندوستانی مارے جا چکے ہیں۔ اور سیامیوں نے انکے پندرہ لاکھ روپے تک لوٹ لیئے ہیں جب ہندوستانی ان مظالم کی شکایت کرتے ہیں تو عدالت کیطرف سے انکو سیام چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ برطانوی قونصل ان وحشیانہ مظالم کی روک تھام کے لیئے کوئی کارروائی نہیں کرتا۔

مجھے امید ہے کہ آزادی کا ہر حامی شخص سیامی حکومت اور سیامی لوگوں کے وحشیانہ برتاؤ کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کرے گا۔ میں انڈین نیشنل کانگرس۔ مسلم لیگ۔ سنٹرل خلافت کمیٹی جمعیتہ العلمائے ہند۔ مہاسبھا۔ سکھ لیگ۔ یوروپین ایسوسی ایشن اور ہندوستان کی دوسری جماعتوں سے اپیل کرتا کہ وہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں اور ضروری اور مناسب تدابیر اختیار کریں۔ میری ناقص تجویز یہ ہے کہ سیامیوں کے ان وحشیا افعال کی پُر زور اور پُر اثر مخالفت کے ریزولیوشن کی نقول ہندوستان۔ برما۔ سیام کے مشہور اخباروں وائسرائے ہندوستان کے سیامی قونصل۔ سیام کے برطانوی قونصل۔ حکومت سیام اور ہندوستان اور برما کے بُدھ ایسوسی ایشن کو بھیجے جائیں +

محمد منیر الزمان اسلام آبادی سکرٹری جمعیتہ العلما صوبہ بنگال

نام نہاد جمعیت العُلَمار

اجلاس مراد آباد کا حشر

دین بدنیا فروشی کی مثال

جمعیتہ العُلَمار کے اجلاس خصوصی مراد آباد کے متعلق علی گڈھ گزٹ کے نامہ نگار نے اس عنوان سے ایک زبردست مضمون لکھکر مراد آبادی اجلاس کا ڈرامہ دکھایا ہے۔ میں ضرور سمجھتا ہوں کہ نامہ نگار کے مضمون کو مسلمانوں کے سبق کے لیئے درج کردوں اس مضمون میں دربھنگی مرتضےٰ حسن کا ذکر بھی خصوصیت سے آیا ہے۔

اجلاس سے پہلے

جمعیت العلماء کا اسپیشل اجلاس بہت بڑی اہمیت رکھنے والی چیز ہے جس پر مسلمانوں کی تنظیم و ترقی کا انحصار ہے ملک کے تمام صوبہ جات کے نائبین اس میں شرکت کریں گے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ہندوستان کے مسلمانوں کا متحدہ جلسہ ہوگا اس اعلیٰ مقصد پر نظر کرتے ہوئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جمعیتہ العلما فرقہ دارانہ اختلاف و تفرقہ انگیز پالیسی سے بالکل علیحدہ رہے لیکن بہت افسوس ہے کہ مراد آباد میں جمعیت کے مقامی اراکین اور جمعیت مرکزیہ کے ذمہ دار اصحاب کا عمل اس کے بالکل خلاف ہے۔ اور انہوں نے اپنی گرم تقریروں اور اختلاف انگیز تحریروں سے شہر کے ہر سکون و فضا میں فرقہ دارانہ اختلاف کا تباہ کن تلاطم پیدا کر دیا ہے۔ مولوی احمد سعید صاحب بھی ناظم جمعیت العلما کی ذمہ داری ہستی بھی اس تفرقہ انداز پالیسی سے بچ نہ سکی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر کی پبلک جمعیت کی طرف سے نہایت بددل اور بدظن ہوگئی۔ چندہ وغیرہ پر بھی اس کا اثر کافی پڑا۔ متواتر پمفلٹوں اور تقریروں سے بھی جمعیت کی مخالفت ہوتی رہی۔ میں نے ہرچند کوشش کی کہ ہمارے اراکین شراکت وقت کا احساس کریں اور علی برادران کی صلح کل پالیسی اور مولانا عبدالباری صاحب قبلہ کی امن روش سامنے رکھیں جس کی قوت سے انہوں نے ملک کو تسخیر کرلیا ہے مگر مجھے اس کوشش میں کامیابی نہ ہوسکی۔ اور جمعیت کے سربرآوردہ اور انگشت نما اصحاب اختلافی مسائل کی چھیڑ چھاڑ میں سرگرم رہے۔ اور ابتک وہی طرز عمل ہے جس کا شہر پر نہایت خراب اثر پڑا ہے۔ بکثرت وہ لوگ جمعیت العلمار کے اجلاس کے دن گنتے تھے آج اس کے نام سے متنفر ہیں اور جمعیت العلماء کو تفرقہ انداز سوسائیٹی کہتے ہیں۔ کاش ہمارے بزرگ تدبر سے کام لیں اور اس وقت کو ان جزوی اور فروعی اختلافات کی بحث میں ضائع نہ کریں اور اسلامی اتحاد کو فرقہ دارانہ تعصب پر فدا نہ کریں۔ غرض شہر کے لوگ عام طور پر جمعیت کے اس جلسہ سے مخالف اور بددل ہیں۔ یہ جمعیت کے لیئے نہایت ضرر رساں امر ہے۔ اس لیئے میں نمایندگان صوبجات و کارپردازان جمعیت مرکزیہ سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس طریق کار سے جلد تر باز آئیں اور اپنے مقاصد کو فرقہ دارانہ اختلافات پر قربان نہ کریں۔ مراد آباد کی پبلک کو جمعیتہ کی طرف سے طرح طرح کی بدگمانیاں ہیں اور یہ عام خیال ہے کہ دیوبندی عقاید کی ترویج اس جمعیتہ کا اعلیٰ مقصد ہے۔ اگر تقریروں یا تجویزوں میں کوئی رمق بھی اس کی پائی جائے گی تو پبلک اپنے اس خیال میں اور بھی پختہ ہو جائے گی۔ اور جمعیتہ کے اجلاس کے لیئے نا مناسب کچھ مفید نہ ہوگی۔

اجلاس کے دوران میں

جب سے مراد آباد جمعیت کے اجلاسوں کی تجویزیں ہوئی ہیں اس وقت سے مراد آباد تفرقہ انداز مولویوں کی نفسانیت کا نشانہ بنا ہوُا ہے۔ ایکدوسرے کے خلاف سب و شتم برسر مجلس ہوتا ہے خاص جمعیت کے اجلاس بھی ان پُر لطف مشاغل سے خالی نہ رہے۔ شہر کے لوگ بالعموم جمعیتہ کے جمعیتہ کو بری نظر سے دیکھتے اور حقارت کے ساتھ اسکو ذکر کرتے ہیں ۱۲ جنوری کی شب میں مولانا محمد علی صاحب ایڈیٹر کامریڈ نے بھی اس روش سے آزردہ خاطر ہوکر جلسہ میں ان علمار کو بہت کچھ فہمائش کی اور ان کے اس طرز عمل پر سختی کے ساتھ ناپسندیدگی کا اظہار کیا مگر بجائے اس کے نصیحت سے فائدہ اٹھایا جاتا مولوی مرتضیٰ حسن صاحب ان کے ساتھ بھی اپنی خصلت سے نہ چوکے اور انہوں نے اپنی تقریر میں مولانا پر خوب فقرے کسے۔ جو مجمع کو بہت ناگوار گزرا اور تقریباً تین چہارم مجمع کم ہو گیا افسوس جمعیتہ العلماء سے کیا امیدیں تھیں اور کیا انجام ہوا۔ اب تو بہتر یہ ہے کہ یہ حضرات سیاسی پلیٹ فارم پر کرم کریں اور اپنے اکھاڑوں کو اپنے مدرسوں کے حدود میں محفوظ رکھیں۔ (علی گڈھ گزٹ)۔

"مولوی" کا "مولانا" پر فقرے کسنے کا واقعہ اور جمعیتہ العلما کی "مسند" کا "سیاسی اکھاڑا" سمجھا جانا قابل لحاظ ہے!!!)

اجلاس کے بعد

تفرقہ پرداز مولویوں کی تفرقہ انداز طبیعتیں چین سے انہیں بیٹھنے اور بغیر چھیڑ چھاڑ کیے انہیں لقمہ توڑنا دشوار ہے آپس میں لڑنا اور سب و شتم کرنا ان کی عادت میں داخل ہے ایسے ہر ایسے قومی بہبود کی توقع بیکار ہے۔ جمعیتہ العلماء کے اجلاس سے پہلے بھی اس کے جو علمار مراد آباد میں تقریریں فرماتے رہے انہوں نے خانہ جنگیاں کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ اور سنجیدہ لوگوں کا روکنا اور منع کرنا بالکل بے اثر ثابت ہوُا۔ لیکن یہ خیال ضرور تھا کہ جمعیت کے سامنے بہت اہم مقاصد ہیں جمعیتہ کا اجلاس اس قسم کی نفسانیت سے ضرور خالی ہوگا لیکن افسوس ہے کہ یہ امید غلط ثابت ہوئی دو روز پہلے جمعیت کے پنڈال میں تبرّی بازی ہو رہی ہے جس نے شہر کے لوگوں میں بہت سختی پیدا کر دی ہے ایسے عظیم الشان اہتمام کے باوجود مجمع ہزار بارہ سو سے زیادہ کا نہیں ہوتا اور بعض وقت چھ سات سو ہی آدمی ہوتے ہیں مہمانوں کی کثرت پر نظر کرتے ہوئے یہ تعداد کچھ بھی نہیں۔ شہر نے کچھ دلچسپی نہیں لی ہر زبان اس سخت طرز عمل کی شاکی ہے جلسہ میں کئی لوگوں نے مخالفت سے رو کنے کیلئے آوازیں بلند کیں مقامی علما کے حق میں نام لیکر جو کچھ کہا گیا اس سے اہل شہر میں ہیجان پیدا ہوُا اور قریب تھا کہ فساد ہو جائے بہت ممکن ہے کہ اس طرز عمل سے شہر میں بدامنی ہو جائے اللہ تعالیٰ کرم کرے اور ہمارے ان دشمنوں کے نہ ہونہوالوں کو عقل دے +

ریویو کا پہلا معاون

لنڈن سے انگریزی ریویو کی اشاعت پر جس شخص نے سب سے پہلے اس کی اشاعت کے لیئے قدم اٹھایا ہے وہ ہمارے محترم بھائی سیٹھ عبداللہ بھائی کے بھائی خان صاحب احمد سیٹھ ہیں جو اگرچہ سلسلہ میں داخل نہیں مگر نہایت بے تعصب اور دل میں اسلام کیلئے غیرت رکھتے ہیں وہ سالانہ ہزاروں روپیہ نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں مغربی ممالک میں اشاعت اسلام کیلئے اس رسالہ کی

ایک سو کاپیاں خرید کی ہیں

یہ رسالہ طالبان حق کو مفت دیا جاویگا۔ سیٹھ احمد بھائی کی یہ فیاضی انشاء اللہ ان کے لیئے بہترین اور شیریں اثمار پیدا کریگی اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا میں ہر قسم کی کامیابیوں سے بہرہ اندوز کرے۔ احباب ایسے حامئ اسلام کے لیئے مستقل طور پر دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش توفیق دے اور ان کے مطالب عالی پورے ہوں +

اہل ملک کی بدمذاقی

لکھنؤ میں موسیقی کی ایک کانفرنس ہوئی جس کے صدر نواب صاحب رامپور مقرر ہوچکے تھے مگر ایک موت ہو جانے کی وجہ سے وہ اس صدارت کے فرایض ادا نہ کرسکے بہرحال کانفرنس ہوئی اور بالآخر تجویز ہوُا کہ موسیقی کا ایک کالج قائم کیا جاوے۔ جس کے لیئے فوراً چالیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا کچھ شک نہیں موسیقی فنون نفیسہ میں سے ہے اور علمی طور پر اس کی سرپرستی نامناسب نہیں ہوسکتی لیکن ہندوستان کی ضروریات موسیقی کے کالج کے مقابلہ میں نہایت اہم اور ضروری ہیں جہاں ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کو پیٹ بھر کر تو درکنار آدھا پیٹ بھی دونوں وقت کھانے کو نہیں ملتا وہاں امرار اور روساءِ ملک کا پہلا فرض صنعت و حرفت کی ترقی ہونی چاہیئے۔ نہ اس قسم کی سعی عیاشیوں پر فضول خرچی کرنا۔ اگر کسی صنعتی کالج کیلئے چندہ کی تحریک ہوتی تو یقیناً یہ لوگ استقدر نہ دیتے +

دیانند شتابدی

آریوں نے سوامی دیانند کی شتابدی منانے کے لیئے متھرا شہر میں بہت بڑا جلسہ کرنیکا ارادہ کیا ہے اور اس موقعہ پر آریہ سماج کے عقائد کی تبلیغ کے لیئے بڑے وسیع پیمانہ پر تیاریاں کی ہیں ایک ایسی قوم جسکو حقانیت و روحانیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اس قدر

دارالامان کا ہفتہ

اس ہفتہ موسم میں سخت سردی رہی ہے ابر ابھی تک یہ رفتار تیز ہے۔ شہر کی صفائی کے لئے ناظر امور عامہ کی عام نگرانی کے ایک کمیٹی مشترکہ بنائی گئی ہے۔

۱۔ جس میں ہندو اور سکھ بھی شریک ہیں مزید عملہ صفائی رکھکر قصبہ کی صفائی کا عارضی انتظام کیا گیا ہے۔

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت الحمد للہ اچھی ہے آپ سلسلہ کے اہم امور کی طرف متوجہ ہیں بجٹ اور دوسرے مالی اور انتظامی امور زیر بحث ہیں۔ جماعت کی اندرونی تنظیم اور عملی اصلاح کی طرف ازبس توجہ ہے۔

حضرت ام المومنین کی طبیعت بفضلہ اعلا کچھ ناساز ہے احباب آپ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کرتے ہیں۔

۳۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تشریف لے آئے آپ نے آنے کے متعلق کوئی اطلاع وغیرہ نہیں دی تھی مگر عزیز مکرم مجاہد مصری کے خط سے معلوم ہوا کہ ۶ جنوری ۱۹۲۵ء کو آپ پورٹ سعید سے روانہ ہوں گے × احباب نے قصبہ سے باہر نکل کر آپ کا استقبال کیا۔

۴۔ ۲۳ جنوری ۱۹۲۵ء کو جمعہ کے دن بابو نظام الدین صاحب مابل پوری اپنی لمبی بیماری دق سے فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح نے بہت بڑی جماعت کے ساتھ باغ میں پڑھا اور خود مقبرہ بہشتی تک جنازہ کے ساتھ گئے دفن تک وہاں موجود رہے اپنے ہاتھ سے مٹی ڈالی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کی بیوی مرحومہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ کے مزار پر دعا کی۔

مرحوم نظام الدین بہت ہی مخلص اور ثابت قدم نوجوان تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت ہی محبت تھی۔ کبھی کسی قسم کا ابتلا اسے نہ آیا۔ باوجودیکہ ایک عرصہ تک احمدیہ بلڈنگز لاہور میں رہا۔ مگر خدا کے فضل اور رحم سے ہر قسم کے وساوس سے محفوظ رہا۔ اس کی یہ خوش قسمتی قابل رشک ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مقبرہ بہشتی تک اس کے جنازہ کے ساتھ گئے۔ اور دفن ہونے تک موجود رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام پر اٹھائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

۵۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کی ہیڈ ماسٹری پر میرے مکرم بھائی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نامزد ہوئے ہیں۔ ان کا ذاتی تجربہ اور انتظامی روح اور اخلاص یقین دلاتا ہے کہ خدا کے فضل اور رحم سے وہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی زندگی میں ایک نئی روح پیدا کریں گے۔ مدرسہ کی لائبریری کو مکمل کرنے کے لئے وہ بڑی جدوجہد کر رہے ہیں۔ میری عرصہ دراز سے یہ رائے تھی کہ سلسلہ کا تعلیمی کام ناظر تعلیم و تربیت ہی کے ماتحت ہونا چاہئے وہ وہ افسر درست نہیں میں سمجھتا ہوں وقت آگیا ہے کہ اس پر عمل ہو

مصری کانفرنس اسلامی نہ ہو سکے گی

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں میں نے کہا تھا کہ خلافت حقہ راشدہ خدا تعالیٰ قایم کرتا ہے اور اسے ایک خلیفہ مقرر کر دیا ہے اب خلافت کی ہر کوشش ناکام ہو رہی ہے۔ مصر میں خلافت کے متعلق مارچ ۱۹۲۵ء میں ایک کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے قیام مصر کے ایام میں اس کانفرنس کے بانیوں اور خلافت کی ہر دو پارٹیوں کے عمائد سے تبادلہ خیالات کا موقع ملا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ کانفرنس ایک سال کے لئے ملتوی ہو گئی ہے اس لئے کہ حالات موافق نہیں ہیں دوسری طرف مکہ میں یا الریاض میں ایک کانفرنس کی تجویز ہے جس میں علی حیدر پاشا کو خلیفہ بنانے کی تجویز ہے واقعات بتائیں گے کہ ان تجویزوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔

نظام گورنمنٹ کے خلاف کوشش

ایک عرصہ گذرتا ہے میں نے نظام گورنمنٹ کے بعض ذمہ دار ارکان کو متوجہ کیا تھا کہ ریاست حیدرآباد کے خلاف کوششوں کا سلسلہ جاری ہے اور ریاست کو بدنام کرنے کے لئے ایک زبردست پراپگنڈا کیا گیا تھا۔ اس کے مناسب انتظام کی طرف توجہ نہیں ہوئی۔ اب یہ کوششیں ایک باقاعدگی کے ساتھ عمل میں آ رہی ہیں چنانچہ پونا میں مسٹر ایل۔ ڈی ہوسینکار رکن مجلس ہند کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہنود کا ہوا ہے جس میں اعلیٰ حضرت کے فرمان مجریہ ۴ جنوری ۱۹۲۵ء پر بحث کر کے اظہار نفریں کیا گیا ہے × میں پھر ایک مرتبہ مخلصانہ مشورہ دیتا ہوں کہ نظام گورنمنٹ کے خلاف جو پراپگینڈا کیا جا رہا ہے اس کے انسداد کی طرف توجہ ہونی چاہئے ریاست حیدرآباد کے باشندے کی جو کانفرنس شولاپور یا پونا میں آیندہ تجویز ہو رہی ہے اس میں زیادہ جوش پھیلانے کا احتمال ہے

خلافت کی ملیں قسطنطنیہ جا رہی ہیں

خلافت کمیٹی نے سیٹھ چھوٹانی کا جو کارخانہ ٹرکی کو دیا ہے وہ اب بکسوں میں بند کر دیا ہے اب قسطنطنیہ سے ۲ ترکی انجینیر ہلال احمر کی طرف سے ہندوستان آ رہے ہیں جو ان ملوں کو لے جائیں گے۔

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اولاد پیدا کرنے پر حکومت

ٹرکی میں ایک ایسا قانون زیر تجویز ہے جس کی رو سے غیر شادی شدہ اور ان لوگوں پر جن کے ہاں اولاد نہیں ایک خاص قسم کا ٹیکس لگایا جاوے اس قانون کا مقصد یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ لوگ شادی کریں اور ساتھ ساتھ نسل کی طرف توجہ کریں۔

جہاں تک شادی کرنے کا سوال ہے قومی نسلی ترقی کے اسباب میں سے ضروری ہے لیکن شادی کرنے کے بعد اولاد بھی ضرور ہے یہ کسی شخص کے اختیار میں نہیں ہے اور شادی بھی آج کل آسانی سے نہیں ہوتی۔ اس قسم کے قانون ملک کی اخلاقی حالت کو نقصان پہنچانے والے ضرور ہوں گے۔ ٹیکس سے بچنے کے لئے اولاد پیدا کرنا لازمی قرار دینا بداخلاقی کے پھیلانے کا مترادف ہے معلوم نہیں ٹرکی کے مجدد خلافت کے حق میں ہندوستان کے علما اب کیا خطاب تجویز کریں گے۔

بمبئی میں ایک خوفناک قتل

بمبئی کے ایک مشہور دولتمند مسٹر باؤلا کے پراسرار اور سنسنی خیز قتل نے جو مسماۃ ممتاز بیگم کے تعلق کے سلسلہ میں ہوا ہے۔ پبلک کی توجہ کو اپنی طرف کر لیا ہے ریاست اندور کے ساتھ اس قتل کے واقعات کا سلسلہ چلتا ہے۔ بمبئی کی پولیس نہایت سرگرمی سے کام کر رہی ہے اور عجیب عجیب انکشافات ہو رہے ہیں۔

ضرورت ہے

تمام احمدی اساتذہ جہاں کہیں بھی سرکاری مدارس میں یا ایڈڈ اسکولز میں تعلیمی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ وہ اپنے عنوانون اور قابلیت تدریس اور عرصہ خدمات تعلیمی اور اپنی اصل سکونت و رہائش سے نظارت تعلیم و تربیت کو مطلع کریں

اطلاع

خریداران رسالہ تادیب النسا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کے نام سالانہ قیمت کا وی پی کیا گیا ہے امید ہے کہ معزز ناظرین رسالہ اس کو وصول کر کے مشکور فرمائیں گے۔

منیجر رسالہ تادیب النسا

اسلامی دنیا کا ہفتہ

نجد و حجاز نجدیوں نے جدہ پر پھر حملہ کرنے کا عزم کیا اور وادی ابن مالک پر حملہ کر دیا مگر شریف علی کے توپ خانہ نے اسکو منتشر کر دیا۔

وفد حجاز جو ہندوستان سے گیا تھا وہ جدہ میں پڑا ہوا ہے اور اسے آگے جانے کی اجازت نہیں ملی۔ اخبارات میں یہ خبر غلط شایع ہوئی تھی کہ وہ ابن سعود کا مہمان ہے۔ کیونکہ سید سلیمان نے جو تار مزید ہدایات کے لئے ہندوستان دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک ہندوستانی وفد اور ابن سعود مقامی حکومت کی وساطت سے گفت و شنید کر کے بعد تحریر اً شریف علی کو جائز اور حقیقی بادشاہ تسلیم نہ کرلیں ان کو آگے جانے کی اجازت نہ ملے گی۔

یہ بھی اخباری اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ موتمر اسلامی کی ابن سعود طیاریاں کر رہا ہے اور مختلف اسلامی ممالک کے وفود وہاں پہنچ رہے ہیں۔

اس مجلس میں حجازی حکومت ہی کا نہیں بلکہ خلافت کا بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ اور یہ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ علی حیدر پاشا کو نہ صرف شریف مکہ بلکہ خلیفۃ المسلمین بھی بنایا جائے گا۔ واقعات بتائیں گے کہ یہ

خلافت کے روزہ ہوگی

مولوی عبد الماجد بدایونی (جو ہندوستانی وفد حجاز کے ایک رکن ہیں) جدہ سے اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ حالات پیچیدہ ہیں اس لئے ابھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہاں سے کب اور کس طرح جانا ہوگا۔

جنگ ہسپانیہ و ریف مجاہدین ریف نے ہسپانوی فوجوں کا ناک میں دم کر دیا ہے اور ہسپانیہ کے لئے اب کوئی چارہ کار اس کے سوا باقی نہیں کہ وہ دانشمندی سے اپنے گھر آ جاوے۔ امیر عبد الکریم کی کامیابیوں نے فرانس کو پریشان کر دیا تھا مگر اب جو خبریں آ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس امیر عبد الکریم سے دوستانہ تعلقات کرنا چاہتا ہے

طنجہ پر ہسپانوی بم بازوں نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ بم گرائے۔ اس پر فرانس و برطانیہ نے مشترکہ یادداشت ہسپانیہ کے نام روانہ کی ہے کہ جس حال میں طنجہ غیر جانبدار رہا ہے اس پر اس طرح بم بازی کرنا سراسر ظلم ہے اسلئے اس کو فوراً روک دیا جاوے۔ فرانسیسی اخبار جرنل کی نمایندہ کا انٹرویو امیر عبد الکریم سے ہافاس ایجنسی کے ذریعہ مشتہر ہوا ہے کہ امیر عبد الکریم دولت فرانس کے ساتھ مصالحت کرنے پر دل سے آمادہ ہے۔ وہ فرانس کو ملکہ اسلام خیال کرتے ہیں نیز یہ کہ فرانس کو مسلمانوں کا مددگار سمجھتے ہیں اور وہ اہل فرانس سے اشتراک عمل کر کے ریف کی اقتصادی ترقی چاہتے ہیں۔

جن لوگوں نے اس سے پیشتر ریف کے متعلق فرانس کے طرز عمل کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس انٹرویو کے بیانات کو واقعات کی روشنی میں دیکھنا چاہیں گے۔

لنڈن کے اخبار ڈیلی اکسپریس نے شایع کیا ہے کہ برطانیہ۔ فرانس۔ اطالیہ۔ اور ہسپانیہ کے نمایندوں کی ایک کانفرنس پیرس میں منعقد ہونے والی ہے جس میں شمالی افریقہ کا مسئلہ پیش ہو کر طے کیا جائیگا۔

اخبار رنڈ کور کا خیال ہے کہ چونکہ مصر اور سوڈان کا برطانیہ کے اندرونی ممالک سے تعلق ہے اس لئے اس کانفرنس میں انکے متعلق کوئی تذکرہ نہ ہوگا۔

فلسطین الحکم کے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ فلسطین کے سیاسی معاملات میں یہودیوں کے آباد ہونے کا بہت بڑا سوال ہے یورپ کے ممالک سے یہودی وہاں جا کر آباد ہو رہے ہیں اور جو بستیاں انہوں نے بسائی ہیں وہ نہایت شاندار ہیں یہ لوگ ان بستیوں کو ایک قومی نقطہ خیال سے آباد کر رہے ہیں اس کے لئے ایک باقاعدہ کمیٹی ہے جو ان آبادکاروں کو عند الضرورت بڑی بڑی رقمیں بطور امداد دیتی ہے۔ عربوں اور یہودیوں کے درمیان یہ مسئلہ وہاں کے سیاسی مسایل میں نہایت اہم ہے۔ مسلمان اس کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔

میں جب حیفہ میں ٹرین سے رہ گیا اور مجھکو اور چودہری صاحب کو اسکندریہ سے ہو کر اٹلی کو جانا پڑا تو راستہ میں اسی جہاز میں اس کمیٹی کے بعض لیڈروں سے میری ملاقات ہوئی اور دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا انہوں نے باضابطہ اپنے نوجوانوں کی فوجیں بھی بنائی ہوئی ہیں جس اصول پر مالوی صاحب ہندوؤں کی فوجیں تیار کرتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک زبردست تحریک ہے اور زور سے جاری ہے اب تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں یہودی توطن پذیروں کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہے برطانیہ نے جنرل مونے کو سر ہربرٹ سیموئیل کی جگہ ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔

بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کی دیوار پکڑ کر یہودی مردوں اور عورتوں کا ماتم کرنا بڑا ہی دردناک نظارہ تھا۔

ایران خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ہمارا مبلغ ایران میں پہنچ گیا ہے اور ایران کے حالات سے ہماری جماعت کا باخبر رہنا ضروری ہے۔ ایران میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہو گئی ہے سردار اسپہ کا ستارہ اقبال ترقی پر ہے اور ایران کی سیاسی امیدوں کا ان کی ذات سے بہت بڑا تعلق سمجھا جاتا ہے۔

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۸ جنوری ۱۹۲۵ء کو وزیر جنگ کے حکم سے جنرل امیر اقتدار وزیر داخلہ کو حسابکر ایران کے خلاف غداری کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے جس سے ملک میں تعجب اور حیرت طاری ہو گئی ہے جنرل مذکور سردار اسپہ کا زبردست حامی اور دوست سمجھا جاتا تھا اور وہ سردار اسپہ کے ساتھ تازہ مہم میں جانب خورستان بھی گیا تھا اس سلسلہ میں اور بھی گرفتاریاں ہوئی ہیں

ترکستان کے حالات چونکہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل اور رحم سے بخارا میں ہماری جماعت قائم ہو چکی ہے اس لئے آئندہ حتی الوسع بخارا کے حالات بھی شایع ہوتے رہیں گے انشاء اللہ۔ ترکستان میں آزادی کی جدوجہد ہو رہی ہے ٹائمز کے نامہ نگار برلن نے اطلاع دی ہے کہ بخارا کے مختلف حصوں میں سوویٹ روس کے خلاف پھر لڑائیاں شروع ہو گئی ہیں ضلع قائشنگ میں باغیوں نے پوری آبادی کو جمع کر لیا ہے سوویٹ کی فوج تاشقند سے روانہ ہو گئی ہے تاکہ وہ اس بغاوت کو جس قدر سختی اور بیداری سے ممکن ہو اس بغاوت کو فرو کرے

افغانستان افغانستان سوویٹ روس سے تجارتی معاہدہ کرنا چاہتا ہے کابل میں اس کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ افغانستان میں فنون نفیسہ کا ایک مکتب جاری کیا گیا ہے۔ جرنیل نادر خان نے پیرس کے قصر الیزہ میں صدر جمہوریہ فرانس کے سامنے اپنی تقرری سفارت کی سندات پیش کیں دونوں طرف سے اظہار محبت و دوستی ہوا۔

کہا جاتا ہے خوست کی بغاوت فرو ہو گئی ہے تخت کابل کا مدعی عبد الکریم گورداسپور میں گرفتار ہو کر اب لاہور جیل میں ہے۔

مصر و سوڈان سر ابراہیم فتحی پاشا جو لارڈ کچنر کے ساتھ جنگ سوڈان میں شریک ہوئے تھے اور ۱۹۲۲ء میں ثروت پاشا کی وزارت کے زمانہ میں وزیر جنگ تھے فوت ہو گئے ہیں۔

سوڈان میں جدید فوج ترتیب دی جا رہی ہے ۲ انگریز اور ۵۷ عرب اور سوڈانی افسروں کو کمیشن عطا کیا گیا ہے موخر الذکر افسروں نے جدید فوج اور گورنر جنرل بہادر کے لئے وفادارانہ جذبات کا اظہار کیا ہے۔

مصر میں انتخاب جدید کے لئے جدوجہد ہو رہی ہے مگر عوام میں کچھ زیادہ جوش نہیں پایا جاتا۔ سعد زاغلول کو اپنی کامیابی کا یقین ہے انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ جب ہمیں کامیابی ہو جائیگی تو موجودہ حکومت کو [illegible]

جمیعۃ العلماء کا مراد آبادی جلسہ

مراد آباد میں جمیعۃ العلماء کا اجلاس ہو گیا صدر مجلس نائب امیر شریعت بہار نے ایک طویل الذیل خطبہ پڑھا۔ مگر سب سے عجیب بات مجلس مذکور کے وہ ریزولیوشن ہیں جو اس اجلاس خصوصی میں پاس ہوئے ہیں۔ ان تجاویز کو دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا روپیہ یہ حضرات علماء کن لغویاتوں پر صرف کر رہے ہیں جو تجاویز انہوں نے ایک خاص جلسہ کر کے پاس کیں۔ وہ جمیعۃ کے دفتر سے بھی پاس ہو سکتی تھیں کل ۲۷ ریزولیوشن اس جلسہ میں پیش ہو کر پاس ہوئے ان ریزولیوشنوں کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

(۱) تعزیت کے ریزولیوشن۔ یہ تعداد میں پانچ ہیں۔ امیر شریعت بہار۔ بی اماں۔ مولوی محمد اسماعیل وکیل امیر کابل کے ننھے بچہ کی وفات پر ماتم پرسی کے ریزولیوشن پاس کئے۔ تعزیت صاحبزادگان بھوپال

(۲) مبارکباد کے ریزولیوشن۔ یہ تعداد میں پانچ ہیں۔ انتخاب امارت شریعت بہار۔ واقعات حجاز پر اظہار امتنان۔ مجاہدین ریف کو مبارکباد۔ شکریہ مجلس استقبالیہ و رضا کاران شکریہ صدر اجلاس جمیعۃ۔

(۳) اظہار افسوس اور تشویش کی تجاویز۔ یہ تعداد میں آٹھ ہیں۔

مصر میں برطانوی مداخلت کے خلاف احتجاج۔ واقعہ کوہاٹ پر اظہار افسوس۔ قوانین مخالف نسواں پر اظہار افسوس۔ مکہ معظمہ کی بندش رسد کے خلاف احتجاج فرقہ وار فسادات پر اظہار افسوس۔ مساجد بھرت پور کے انہدام پر افسوس۔ دیسی ریاستوں میں انہدام مساجد پر اظہار افسوس۔ امیر علی کی کوششوں پر اظہار تشویش

(۴) اعتراضی ریزولیوشن تعداد میں دو ہیں۔ پانی پت میں تعزیری پولیس کے قیام پر اعتراض۔ دہلی کے مسجد غریب شاہ کے جزو کے انہدام کی تجویز پر اعتراض۔

(۵) تائیدی ریزولیوشن تین ہیں۔ ایک مطالبہ واپسی برار کے متعلق۔ دوسرے تجدید خلافت کی تائید۔ تیسرے تنظیم قومی کی تائید۔

(۶) باقی ریزولیوشن حسب ذیل ہیں۔

حضور نظام کے عدل و انصاف پر اظہار اعتماد

(۲) علماء سے التماس حفاظت اسلام۔

(۳) ترک موالات پر غور کرنے کے لئے کمیٹی۔

(۴) ضلع و صوبہ وار جمیعتوں کی تنظیم۔

یہ ہے اس سارے کام کی کائنات جو مراد آباد کے اجلاس خصوصی میں ہوا۔ میں ناظرین کو اس پر غور کرنے کے لئے تکلیف دیتا ہوں ہر شخص خالی الذہن ہو کر سوچے کہ ان تمام تجاویز میں بجز ایک کے یا زیادہ سے زیادہ دو کے اور کوئی بھی تجویز ہے جو کئی ہزار روپیہ کے صرف کے بعد پیش کرنیکے قابل تھی۔

یہ جلسہ محض علماء کی نمائش کا جلسہ تھا جس سے مسلمانوں کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا۔

واپسی برار کا مطالبہ یا نظام گورنمنٹ کا اعتماد کا ریزولیوشن علماء کے جلسہ کی غایت نہیں ہو سکتے اور نہ وہ کوئی اثر پیدا کرتے ہیں۔

ان تجاویز کے پیش کرنے اور پاس کرنے کی علت غائی محض یہ ہے کہ کسی طرح سے کوئی وظیفہ مقرر ہو جائے۔ اعلیٰ حضرت کے مطالبہ برار کے حق بجانب ہونے میں کسی کو کلام نہیں اور ان کی حکومت کے عدل و انصاف پر اعتماد کا ریزولیوشن پاس کر کے

نظام حکومت کے عدل و انصاف کو مشتبہ قرار دینا ہے

اور یہ ان نادان دوستوں کی حکومت نظام کے ساتھ دشمنی ہے اگر وہ اپنے اثر اور رسوخ سے کام لیکر یہ ریزولیوشن کانگرس کے پلیٹ فارم سے پاس کراتے تو زیادہ با وقعت اور موثر ہوتا۔ جمیعۃ العلماء کے اجلاس میں اعتماد کا ووٹ پاس کرنا

نظام گورنمنٹ سے دشمنی ہے

حفاظت اسلام کا ریزولیوشن بے شک ایک کام کی چیز ہے مگر کاش اس کے متعلق ان حاملان جبہ و دستار نے کوئی سکیم پیش کی ہوتی۔ اسی طرح پر تنظیم بے شک ضروری چیز ہے لیکن ان کفر فروشی کے اجارہ داروں سے یہ کیونکر ممکن ہے کہ

وہ تنظیم کر سکتے ہیں

تجربہ بتا دیگا کہ یہ نرے ہاتھی کے دکھانے کے دانت ہیں۔ جس گروہ کا گوشت پوست باہمی تفرقہ سے پرورش پا رہا ہو اور جن کی آؤ بھگت اور پرستش اختلاف سے ہو وہ اپنی رونق بازار کو دور نہیں کر سکیں گے۔

ترک موالات کی کمیٹی کی جدید ساخت بھی قابل غور ہے جناب صدر جلسہ (جو نائب امیر شریعت بہار بھی ہیں) تو اپنے خطبہ میں مسلمانوں کو بلکہ صاف لفظوں میں علماء کو توریہ اور مخادعت کی تعلیم دے رہے ہیں اور جمیعۃ العلماء کا اجلاس اس فقرے کے متعلق (جو یا لنسو علماء نے دیا تھا) غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی کی ضرورت محسوس کرتی ہے گویا مذہب کی اعتقادی خصوصیات اور طریق عمل کمیٹیاں تجویز کرتی ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ صدر جلسہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کر کے ان علماء سوء کو بتا دیا ہے۔

کہ تم یہودی اور عیسائی بن گئے ہو

اور یہ کارروائی کھلی ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ سچ کہتے ہیں۔

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

وصیت نمبر ۲۱۳۸

میں حکیم دوہا داد ولد صوبہ قوم ترکمان ساکن دھندی پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

الف۔ میری اس وقت جائداد منقولہ وغیر منقولہ للعہ کنال اراضی ملکیت ومکان خام سکونتی بمعہ حویلی ومال مویشی موجود ہے میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل کرجاؤں وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویں۔ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۲۲ء الراقم حکیم دوہا داد موصی

گواہ شد گواہ شد

فقیر اللہ بقلم خود کرم الٰہی

وصیت نمبر ۲۱۵۶

میں نبی بخش ولد مولا داد زمیندار ساکن چک جہور چک نمبر ۱۱ تحصیل وضلع شیخوپورہ کا ہوں جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔

۳۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۷½ گھماؤں اراضی جسکی اس وقت قیمت دس ہزار ہوگی۔ جو موضع جہور چک نمبر ۱۱ میں واقعہ ہے۔ اور دو عدد بھینس اور دو عدد بیل اور ایک عدد جھوٹی ہے۔ فقط المرقوم ۸/۲۴ راقم نبی بخش موصی بقلم خود از قادیان۔

گواہ شد گواہ شد

خاکسار تاج الدین لائلپوری از قادیان۔ نذیر حسین مدرس مدرسہ احمدیہ

وصیت نمبر ۲۲۲۴

میں سردار محمد ولد گھسیٹا قوم سندھو جاٹ ساکن کلانور ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد موجودہ اراضی سکنی محلہ دارالفضل قادیان میں ۶ مرلہ قیمتی للعہ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز آئندہ کے لئے یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری ماہواری آمدنی ۵ روپیہ ہے۔ اور اس کے بھی حصہ کی ۸ ر ماہوار داخل کرتا رہوں گا۔ اور اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو جو میری آمدنی سے نہ بنی ہو۔ بلکہ کسی اور طریق سے بن جاوے۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر جاؤں وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے۔ فقط والسلام ۱۲/۲۴ ۳ العبد سردار محمد

گواہ شد گواہ شد

مرزا مبارک بیگ کلانوری قاضی حبیب اللہ از قادیان

وصیت نمبر ۲۰۸۵

میں مرزا نصر اللہ خاں ولد مرزا نقی خان صاحب مغل ساکن ہمیراں ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں اپنی کل ماہوار آمد اور اپنی جائداد غیر منقولہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو کہ حسب ذیل ہے۔ یعنی اپنی آمد کا دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میں نے ایک قطعہ زمین ۳ کنال ۵ مرلہ واسطے آبادی قادیان محلہ دارالفضل میں خرید کی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان جس وقت چاہے۔ اور جس صورت میں چاہے اس کے دسویں حصہ پر قبضہ کرلے۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد میری وفات کے بعد زائد ہوگی۔ جو کہ ایسی آمدنی سے بنی ہو جسکے دسویں حصہ کو میں ادا نہ کرسکا ہوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق حاصل ہے کہ حسب وصیت ہذا اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو اس لئے یہ وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھدیا۔ ۵/۲۳ ۳ نصر اللہ خان احمدی سب اوورسیر محکمہ نہر بنگلہ زیم تحصیل چارسدہ ضلع پیشاور

گواہ شد گواہ شد

کمال الدین بقلم خود جمال الدین احمدی بقلم خود

وصیت نمبر ۲۱۶۶

میں محمدی بیگم زوجہ ثانی شیخ فضل احمد بنت مولوی سراج الحق صاحب۔ قوم قریشی ساکن پٹیالہ کی ہوں جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے پاس اس وقت ۱۵۰ روپیہ کا زیور موجود ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ یعنی ۱۵ روپیہ اپنی زندگی میں ادا کردونگی۔ انشاء اللہ اگر ادا نہ کرسکوں تو بعد مرگ میرے ترکہ سے وصول کرنے کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہوگا

(۲) اگر میرے مرنے کے بعد میرا ترکہ اس رقم سے زیادہ کا پایا جائے تو ۱۵۰ روپیہ سے اوپر جس قدر رقم ہو اس کا دسواں حصہ بھی اس رقم متروکہ سے وصول کیا جاوے۔

(۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردہ کردی جاوے گی ۷/۲۴ ۱۲

العبد گواہ شد

محمدی بیگم زوجہ ثانی شیخ فضل احمد صاحب محمد ابراہیم احمدی کلرک پوسٹ آفس ضلع راولپنڈی

گواہ شد

فضل احمد ہیڈ کلرک نمبر ۳۵ کیولری راولپنڈی شوہر موصیہ

وصیت نمبر ۲۱۵۲

میں رمضان بی بی زوجہ غلام حسین ارائیں ساکن ارائنی یعقوب ضلع سیالکوٹ کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی قیمتی ماصہ روپیہ نقد مبلغ اٹھارہ روپیہ جو میرے خاوند نے مجھکو مہر میں دیا ہے۔ اگر آئندہ کوئی اور جائداد پیدا ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۲/۲۴ ۱۳

العبد گواہ شد

رمضان بی بی بقلم خود۔ غلام حسین احمدی نمبردار خاوند موصیہ گواہ شد۔ عنایت اللہ ولد حاکم الدین ارائیں بقلم خود

وصیت نمبر ۲۱۸۳

میں سعیدہ بیگم زوجہ محمد عبد اللہ ساکن تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

الف۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ب۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔

ج۔ میری موجودہ جائداد مبلغ پانچ صد روپیہ مہر اور ایک سو روپیہ کا زیور ہے فقط والسلام مورخہ ۸/۲۴ ۳۱

العبد۔ سعیدہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد محمد عبد اللہ محرر مدرسہ احمدیہ گواہ شد خداداد خاں پنشنر بقلم خود

وصیت نمبر ۱۵۳۵

میں محمد رشید ولد مولوی محمد اعظم شیخ انصاری ساکن پنڈوری ضلع گورداسپور حال کلرک قلعہ میگزین فیروز پور. بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) چونکہ میری اپنی ذاتی کوئی جائداد نہیں منقولا وغیر منقولا بجز ملازمت کے نہیں۔ لہٰذا میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی چلنی حیا... میں اپنی ماہواری آمدنی جو اس وقت للعہ روپیہ ہے۔ اور جس میں حسب الوقت تبدیلی ہوتی رہے گی۔ دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس مذکورہ بالا جائداد یعنی ملازمت کے علاوہ کوئی جائداد مجھے مل جاوے۔ یا ثابت ہو سکے تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی حق دار ہوگی۔ مگر دسواں حصہ آمدنی ادا کر کے جو مال جمع ہو یا اس کی جائداد ہو۔ اس کے عشر کی انجمن حقدار نہ ہوگی۔ ۱۱/۴ /۱۹۱۸

گواہ شد العبد

فرزند علی سکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور × عاجز محمد رشید احمدی کلرک قلعہ میگزین فیروز پور

گواہ شد گواہ شد

علی محمد کلرک قلعہ میگزین شہر فیروز پور + محمد عبد اللطیف احمدی کلرک قلعہ

وصیت نمبر ۲۱۸۴

میں محمد عبد اللہ ولد مولوی رحیم بخش ساکن تلونڈی ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے حسب ذیل وصیت اپنی جائداد متروکہ کے متعلق کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

ج۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں البتہ میں اس وقت عہ ماہوار کا مدرسہ احمدیہ میں کارکن ہوں۔ میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ماہ ستمبر ۲۴ء سے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ وصیت بھی کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو بلکہ کسی اور طریقہ سے مجھے ملجاوے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۳۱۔ ۸/۲۴ الراقم محمد عبد اللہ محرر مدرسہ احمدیہ

گواہ شد گواہ شد

عبد الرحمٰن مدرس مدرسہ احمدیہ × خاکسار محمد اسمٰعیل مدرس مدرسہ احمدیہ

وصیت نمبر ۲۱۵

میں محمد جان زوجہ حاجی غلام احمد راجپوت ساکن کریام ضلع جالندھر کی ہوں: اور عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی معہود رئیس قادیان کی مرید ہوں۔ بہ قائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) اس وقت میری جائداد پانچ سو روپیہ مہر اور ایک سو روپیہ کا زیور ہے۔ اس جائداد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت کو ادا نہ کروں تو میں جائداد میں سے یا اور منقولا جائداد میں سے جو میرے مرنے پر میری ملکیت میں ثابت ہو۔ دسواں حصہ میرے ورثا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حسب ہدایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خرچ کرنے کے لئے دیدیں۔ اور اسکے علاوہ میں یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری جائداد منقولا کوئی میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس میں سے دسویں حصہ کی قیمت یا دسواں حصہ جائداد کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مذکورہ بالا اغراض کے لئے دیا جائے۔ ۱۱ ۷/۲۴

گواہ شد

حاجی غلام احمد کریامی خاوند موصیہ بقلم خود

العبد گواہ شد

موصیہ محمد جان ، نعمت خاں بقلم خود برادر موصیہ

وصیت نمبر ۲۱۴۸

میں رسول بی بی زوجہ مولوی فضل الٰہی سرگودوی قوم راجپوت ساکن مہاجر قادیان ضلع گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے حسب ذیل وصیت اپنی جائداد متروکہ کے متعلق کرتی ہوں۔

(۱) میری جائداد اس وقت تقریباً ایک صد روپیہ کا زیور اور تین صد روپیہ کا مہر ہے۔ یعنی جائداد قیمتی اتنا روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں کوشش کروں گی کہ حصہ موعودہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت پورا نہ کر سکوں تو میرے ورثا پر لازم ہو گا کہ وہ اس حصہ وصیت کو پورا کر دیں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائداد بھی پیدا ہو جاوے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ ۸/۲۴ ۔ العبد۔ رسول بی بی موصیہ

گواہ شد گواہ شد

فضل الٰہی خاوند موصیہ بقلم خود ، غلام حیدر ولد محمد بخش سکنہ قادیان

وصیت نمبر ۲۱۹۰

میں سعیدہ صادق بنت مفتی محمد صادق قوم قریشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور کی ہوں۔ اور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا زیور قیمتی ۳۰۰ ستار میرے زریں اور ریشمی کپڑے ایک صد روپیہ ۶/۲۴

گواہ شد العبد گواہ شد

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ سعیدہ صادق کلیم الرحمٰن احمدی

گواہ شد ۔ محمد دین کلرک ڈاک

وصیت نمبر ۲۱۸۹

میں صغریٰ فاطمہ بنت مستری فضل الدین صاحب سکنہ قادیان ضلع گورداسپورہ کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

کہ میری جائداد غیر منقولا کوئی نہیں ہے۔ منقولا جائداد صرف میرا مہر مبلغ ما روپیہ کا ہے۔ اور زیورات مبلغ سہ روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو کہ مبلغ عہ ہے۔ میرے مرنے کے وقت اگر میری کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ عہ بمد شرط ادا داخل کرتی ہوں۔ ۱۲ ۹/۲۴

موصیہ

خاکسار صغریٰ فاطمہ احمدی محلہ دار الرحمت قادیان

گواہ شد گواہ شد

عبد الغفور (مولوی فاضل) فضل الدین بقلم خود

وصیت نمبر ۲۱۷۱

میں امۃ الرحمٰن زوجہ بابو فقیر علی صاحب ساکن کوٹلہ چاہلان ضلع گورداسپور کی ہوں اور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاوے گی۔

(۳) میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ما روپیہ اور زیورات قیمتی للعہ ہے فقط ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد۔ فقیر علی خاوند موصیہ۔ موصیہ۔ امۃ الرحمٰن زوجہ